Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ - ۲۹ - ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ، ۲۲ ہجرت ۱۳۷۲ہش، ۲۲ مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۱۶

صحبتِ صادقین

"لوگ تلاش کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت ملے۔ لیکن یہ بات جلد بازی سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ جب انسان کی روح پگھل کر آستانۂ الوہیت پر گرتی ہے اور اسی کو اپنا اصل مقصود خیال کرتی ہے۔ تب اس کے لئے حقیقت کا دروازہ بھی کھولا جاتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ اور صحبتِ صادقین سے یہ باتیں حاصل ہوا کرتی ہیں۔"

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ کی ذات انسان کی زندگی کے واسطے ایک دائمی راحت اور خوشی کا سرچشمہ ہے۔ جو شخص اس سے الگ ہوتا ہے یا کسی نہ کسی پہلو سے اس کو چھوڑتا ہے۔ اس حالت میں کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے گناہ کیا خدا تعالیٰ نے فطرتِ انسانی پر نظر ڈال کر جو اعمال باریک در باریک رنگ میں خود انسان کی اپنی ہی ذات کے واسطے مُضر پڑنے والے تھے۔ ان کا نام بھی گناہ رکھا۔ گو بعض اوقات انسان انکی مضرت کو نہ سمجھ سکتا ہو مثلاً چوری کرنا اور دوسروں کے حقوق میں دست اندازی کر کے ان کو نقصان پہنچانا گویا خود اپنی پاک زندگی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ زانی کا زنا کرنا اور دوسروں کے حق میں دست درازی کرنا اور خود اپنی فطرت کی پاکیزگی کو برباد کرنا اور طرح طرح کی مشکلات جسمانی، روحانی میں مبتلا ہوتا ہے۔ اس طرح سے وہ امور بھی جو فطرتِ انسانی کی پاکیزگی اور طہارت کے خلاف ہوں گناہ کہلاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۲۲)

ملازمین اور وقفِ عارضی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) فرماتے ہیں۔

"جو دوست گورنمنٹ یا کسی ادارہ کے ملازم ہیں۔ اُن کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے۔ وہ اپنی رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں منصوبہ کے ماتحت خرچ کریں۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۲۳۔ مارچ ۱۹۶۶ء صـ ۳)

نیز فرماتے ہیں:

"بعض ایسے پیشے والے ہیں جن کو ان دنوں چھٹیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض عدالتیں بند ہو جاتی ہیں۔ وہاں جو احمدی وکیل وکالت کا کام کرتے ہیں۔ وہ بھی اپنی زندگی کے چند ایام اشاعتِ علومِ قرآنی کے لئے وقف کر سکتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۱۰۔ اگست ۱۹۶۶ء صـ ۴)

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن و وقف عارضی)

درخواستِ دعا

مکرم فضیل عیاض احمد صاحب لکھتے ہیں:

خاکسار کے برادر نسبتی چوہدری خالد رشید صاحب (لیکچرار آف کیمسٹری اسلامیہ کالج سول لائنز۔ لاہور ابن چوہدری رشید احمد صاحب بوائلر انجینئر (شیزان) حطار فروٹ پراڈکٹس۔ حطار) کی کار کو مظفر گڑھ سے لاہور آتے ہوئے حادثہ پیش آگیا۔ جس میں وہ اور ان کی اہلیہ اور بچے شدید زخمی ہوگئے۔ وہ نشتر ہسپتال ملتان میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

حسبِ توفیق اپنی عبادت کو وسعت دیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حسبِ توفیق اپنی عبادت کو وسعت دینا ضروری ہے۔ اور اس وسعت کا آغاز اپنے خاندان سے کریں (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) میں اگر آپ باشعور طور پر باقی چیزوں کو شامل نہیں کر سکتے تو اپنی بیوی۔ اپنے بچوں اور اپنے عزیزوں کو تو شامل کر لیں۔ اگر آپ خدا تعالیٰ کی جماعت کی طرف سے کسی عہدہ پر مامور ہیں تو ان سب کو شامل کر لیں۔ اگر آپ قائد خدام الاحمدیہ ہیں تو خدام کو شامل کر لیں اگر لجنہ کی صدر ہیں تو لجنات کو شامل کر لیں۔ ایسی صورت میں جب (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کہیں گے تو اس کے ساتھ اپنے نفس کا ایک محاسبہ بھی شروع ہو جائے گا اور انسان یہ سوچے گا کہ کس حد تک میں ان کی نمائندگی کا حق رکھتا ہوں کیا میں نے ان کو عبادت کرتے میں اپنے ساتھ شریک کرنے کی کوشش بھی کی ہے کہ نہیں۔ کیا میں نے واقعۃً چاہا ہے کہ یہ سارے میرے ساتھ خدا کی عبادت کرنے والے بنیں۔ پس اگر ایسا نہیں ہوا تو پھر (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کے مضمون سے کچھ ہوا نکل جائے گی۔ کچھ جان جائے گی۔ وہ طاقت اس میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس دیکھیں وہی دعا ہے (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں)۔ لیکن حالات کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اس کے معنی بدلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں یہ بہت قوی دُعا بن کر ابھرتی ہے۔ بعض صورتوں میں اس میں ناطاقتی پیدا ہو جاتی ہے۔ پس (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کی دُعا کا مضمون بہت ہی وسیع اور گہرا ہے۔ اس کا ایک طرف ربّ۔ رحمان۔ رحیم اور مالک سے تعلق ہے اور دوسری طرف کل عالمین سے اس کا تعلق بن جاتا ہے۔ اور آپ ربّ اور اس کی مخلوقات کے درمیان واسطہ بن جاتے ہیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲۔ ہجرت ۱۳۷۲ہش ۲۲۔ مئی ۱۹۹۳ء

دُعا کا تسلسل

جس روز آرمسٹرانگ نے چاند پر پہلی بار قدم رکھا حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ سارا دن مَیں نے دعا کے لئے ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ سارا دن میرا دل دعائیں کرتا رہا۔ خاموش اور بے لفظ۔ یعنی مجھے اضطراب رہا۔ اور یہی اضطراب میری دعا تھی۔

اس میں کیا شک ہے کہ بعض اوقات بلکہ اکثر اوقات انسان کچھ مانگتا ہے۔ کچھ چاہتا ہے۔ کسی بات کے ہونے یا نہ ہونے کیلئے خواہش کرتا ہے تو اس کے لب ہلتے ہیں اور وہ الفاظ میں دعا کرتا ہے۔ اور ہمیں ہر موقعہ کے لئے دعائیں سکھائی بھی گئی ہیں۔ لیکن بعض اوقات انسان اس کیفیت سے بھی گذرتا ہے کہ کچھ مانگنا چاہتا ہے۔ لیکن دل میں اضطراب کے باوجود اس کے ہونٹ نہیں ہلتے اور وہ الفاظ استعمال نہیں کرتا۔ یہ بات بھی چونکہ دل سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ اتنی ہی متاثر ہے جتنی الفاظ کے ذریعہ کی گئی دعا۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ دعا بے شک الفاظ کا بھی نام ہے لیکن اس کی روح اضطراب ہے۔ اسی لئے تو ہمیں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مضطر کی دعا زیادہ سنتا ہے۔ اور جلدی قبول کرتا ہے۔ یہ اضطرار۔ یا اضطراب ہی اصل دعا ہے۔ اس اضطرار اور اضطراب کو الفاظ میں ڈھالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور الفاظ دل پر اثر کرتے ہوئے اس اضطرار کو مزید شدید کر دیتے ہیں۔

یہ بات کہ دعا الفاظ کے بغیر بھی کی جا سکتی ہے۔ ہمارے لئے خاص اہمیت کی بات ہے۔ ہم کوئی کام کر رہے ہوں۔ بیکار بیٹھے ہوں۔ استراحت کر رہے ہوں۔ دعا جاری رہ سکتی ہے۔ دل کے خیالات کو خدا تعالیٰ کی ذات کی طرف لگانے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کا خیال کر کے اس سے خاموشی کے ساتھ سب کچھ مانگا جا سکتا ہے۔ اس سے بن کہے سب کچھ کہا جا سکتا ہے اور شائد دعا کا یہ طریق اپنے اندر زیادہ تسلسل رکھتا ہے۔ اور ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب بھی عطا کرتا ہے۔

پس دعا الفاظ میں تو ہم کرتے ہی ہیں۔ اگر خاموشی سے اور بغیر الفاظ کے بھی دعا کرتے رہیں تو ہمارا ہر لمحہ دعا میں تبدیل ہو سکتا ہے۔

کوئی تو نقشِ خوبرو دے دے
مجھ کو جینے کی آرزو دے دے
میری ہر سانس ہے رضا تیری
جو بھی مانگوں وہ ہُوبہُو دے دے

ابوالاقبال ـــــــــ

زباں نہ روک قلم کو بھی ہاتھ سے نہ گرا
نہ کہہ سکے گا وہ کل بھی، جو آج کہہ نہ سکا

زمانہ رات کی ظلمت سے تو شناسا ہے
یہ بات کیا ہے کہ دن کو بھی ہے اندھیرا سا

گروں گا جس پہ وہ کھو دے گا تاب اُٹھنے کی
جو ہاتھ مجھ پہ اُٹھے گا وہ ٹوٹ جائے گا

رواں دواں ہوں مَیں اپنے جلو میں ضو لے کر
یہی تو مہر و مہ و کہکشاں کا ہے رستہ

کچھ ایسے بوجھ ہیں کرتے ہیں چُور جسموں کو
مگر کچھ ایسے ہیں دیتے ہیں رُوح کو بھی تھکا

ہماری آنکھ کسی اور سمت کیوں اُٹھے
ہیں جس کے دَر پہ وہ مالک ہے سب جہانوں کا

چھلک گئیں مری آنکھیں تو ڈوب جاؤ گے
رُکا رہے تو یہ سیلاب کچھ نہیں کرتا

جو آج کرتی ہے دنیا یہ سوچ کر تو کرے
رقم کرے گا بھلا کیا قلم مؤرّخ کا

خدا کرے کہ نسیم اس قدر سکت تو ملے
کہ مَیں جو چاہوں تو رُک جائے زور دریا کا

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

آمنہ مبشر

محترم مولانا روشن دین صاحب

برادرم مولوی روشن دین صاحب گذشتہ رمضان میں کینیڈا میں وفات پا گئے۔

مولوی صاحب موصوف گذشتہ سال اپنے بیٹے کمال الدین حبیب احمد ایم۔ ایس سی کے پاس ان کے بیوی بچوں کے ہمراہ کینیڈا گئے تھے راستہ میں سفر کے دوران ان کی طبیعت ٹھیک نہ رہی اور پھر کینیڈا پہنچنے کے بعد انکی صحت زیادہ ہی خراب ہوتی چلی گئی۔ گذشتہ رمضان میں اپریشن کے لئے انہیں وہاں ہسپتال میں داخل کروایا گیا مگر سر کی کسی پرانی چوٹ کی وجہ سے حالت زیادہ خطرناک تھی اس لئے اپریشن کامیاب نہ رہا اور وفات پا گئے۔ مولوی صاحب کا تعلق قادیان کے قریب ایک گاؤں گڑی افغاناں سے تھا۔ ان کے بچپن میں ہی ان کے والدین وفات پا چکے تھے میرے ابا جان حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب کو ان کے متعلق علم ہوا تو انہیں اپنے پاس قادیان بلوا لیا اور مدرسہ احمدیہ قادیان کی پہلی جماعت میں داخل کروا دیا۔ اور پھر گھر میں سب کو تاکید کی کہ کوئی ان سے ایسا کام نہ کروائیں جس سے انکو یہ احساس ہو کہ شائد کام کے لئے رکھا ہے۔ اور پھر ہم نے بھی اپنے شعور کو پہنچنے کے بعد اپنا بھائی ہی سمجھا اور میرے پیارے والدین نے ان سے اپنے بچوں کے برابر سلوک کیا۔ اور شفقت و محبت سے انکی تعلیم و تربیت کی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال تھا اور دینی ماحول میں تربیت کا اثر بھی کہ اللہ تعالیٰ نے نیکی اور تقویٰ اور قابلیت عطا کی۔ پہلے مولوی فاضل پاس کیا۔ اور پھر عربی کلاس کا امتحان پاس کیا۔ ان کی نیکی اور احسانمندی کا ایک واقعہ یاد آگیا جس دن مولوی فاضل کا نتیجہ نکلا تو سنتے ہی ایک کونہ میں منہ چھپا کر رونا شروع کر دیا سب نے پوچھا رو کیوں رہے ہو کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے احسان اور اس گھر والوں کے سلوک اور محبت کے احساس سے رونا آگیا ہے کہ اگر میں یہاں نہ ہوتا تو شائد یہ مرتبہ حاصل نہ کر سکتا پھر ابا جان نے ان کی مرضی کے مطابق انہیں وقف کر کے حضرت امام ثانی کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت دعوت الی اللہ کے لئے مکیریاں ضلع ہوشیارپور کے قریب مہت پور گاؤں میں مقرر کیا گیا اور کئی سال تک یہ اس علاقہ میں بڑی تندہی اور لگن سے کام کرتے رہے ان سے پہلے حضرت ابا جان نے ایک ماہ کے لئے وقف عارضی کے طور پر کچھ سال کام کیا تھا۔ وہاں پر ابا جان کی واقفیت اور ہر دلعزیز ہونے کی وجہ سے مولوی صاحب سے وہاں کے لوگوں میں خاص انس اور محبت پیدا ہو گئی اور یہ جگہ ان کیلئے بہتر رہی میں یہ عرض کر چکی ہوں کہ مولوی صاحب کا گھر میں بہن بھائیوں کا سا ہی تعلق تھا۔ اور مولوی صاحب نے اپنی نیکی، تقویٰ اور عفت و شرافت کی اس سلسلہ میں شاندار مثال قائم کی۔ ہمیشہ فرمانبرداری اور غض بصر کو مدنظر رکھا۔ غرضیکہ بہت نیک پابند دینی فرائض کے علاوہ باقاعدہ تہجد گذار تھے۔ پاکستان آنے کے بعد آپ نے کئی بیرونی ممالک میں دعوۃ الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ پہلے مسقط میں خود کچھ کام وغیرہ کرتے رہے اور ساتھ ہی اپنے اصل مقصد دعوت الی اللہ کو بھی پوری طرح نبھاتے رہے۔ اس کے بعد سلسلہ کی طرف سے مشرقی افریقہ بھیجا گیا۔ اور بعد میں مغربی افریقہ میں سیرالیون اور بعد میں نائیجیریا میں ان کی تقرری ہوئی اور خدا کے فضل سے اپنی سادگی اور انکساری کے ساتھ محنت اور لگن سے کام کیا واپسی پر کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ میں اور پھر سلسلہ کے کسی ادارے میں بھی کام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو اور اولاد کو ان کی خوبیوں اور نیکیوں کی تقلید کی توفیق عطا کرے۔ ان کی اولاد میں ایک بیٹا کمال الدین حبیب احمد ہے اور آگے انکے چار بچے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ان کی بہو عزیزہ طیبہ حبیب میری بھانجی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے سسر کی خدمت کی ہمت اور توفیق عطا کی کیونکہ مولوی صاحب کی اہلیہ صاحبہ کئی سال ہوئے وفات پا چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ طیبہ کو جزائے خیر عطا کرے اور پردیس میں ان سب کا حامی و ناصر ہو۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ملک منصور احمد عمر

محترم چوہدری محمد شریف صاحب واہ کینٹ

جماعت احمدیہ واہ کینٹ کا وہ مستعد سیکرٹری مال ۔ جو لگاتار ستائیس سال تک اس عہدہ پر متمکن رہا۔ موٹر سائیکل کے حادثہ میں چند روز قبل اگلے جہان کو سدھار گیا

محترم چوہدری محمد شریف صاحب وفات کے وقت جماعت احمدیہ واہ کینٹ کے سیکرٹری مال کے علاوہ جماعت کے سیکرٹری رشتہ ناطہ اور اپنے حلقہ کے صدر جماعت بھی تھے۔ آپ محترم مولانا چراغ دین خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کے داماد تھے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ لجنہ اماء اللہ واہ کینٹ کی صدر جماعت ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کے بعض کام ایسے تھے۔ جن میں محترمہ صدر صاحبہ کو اپنے شوہر کے تعاون کی اشد ضرورت ہوتی تھی۔ ایسے تمام مواقع پر بالخصوص لجنہ اماء اللہ کے جلسوں یا تقریبات پر محترم چوہدری محمد شریف صاحب بھی اپنی اہلیہ محترمہ اور دیگر مستورات کے ساتھ ساتھ مصروف عمل نظر آیا کرتے تھے اسی سلسلہ میں شام کے وقت مجھے بھی ملے۔ اگلی صبح وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے

مجھے آپ کی وفات کا ایک لحاظ سے دوہرا صدمہ پہنچا۔ آپ کی وفات کے وقت میں ایک جماعتی پروگرام کے تحت واہ کینٹ سے باہر گیا ہوا تھا۔ اور ان کے جنازہ کے وقت کی اطلاع مجھے صحیح نہ پہنچ سکی۔ لہٰذا میں ان کے آخری دیدار سے محروم رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کے بعد ہم سب کا حافظ و ناصر ہو

عبدالرزاق خان

محمد اسلم خان مجاہد

ہمارے چچا جان محمد اسلم خان مجاہد ۱۹۳۵ء میں کاٹھگڑھ انڈیا میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد بزرگوارم ہدایت خان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے۔ انہوں نے قادیان میں حضور کی خدمت میں کافی وقت گذارا۔ حضرت اماں جان کی ڈیوڑھی کے دربان رہے۔ محمد اسلم خان مجاہد شروع ہی سے سادہ طبیعت رکھتے تھے۔

البیت سے ان کا تعلق بہت ہی مستقل تھا۔ میں نے بچپن میں انہیں البیت کے تعمیر) کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے دیکھا۔ ۱۹۵۸ء میں جب ہمارے گاؤں چک نمبر 2/T.D.A میں البیت کی تعمیر شروع ہوئی تو باقی بزرگوں کے ساتھ انہوں نے بھی بہت کام کیا۔

۱۹۸۷ء میں آپ بچوں سمیت جرمنی تشریف لے گئے۔ بچوں کی تربیت بھی آپ نے اور آپکی اہلیہ صاحبہ نے بہت اچھے رنگ میں کی۔ جرمنی سے ایک دو بار آپ جلسہ لندن پر بھی تشریف لے گئے۔ جرمنی میں بھی آپ خدمت دین میں مصروف رہے۔ وہاں آپ کو معدہ کی بیماری لگ گئی۔ آپ عرصہ چھ ماہ سے زائد ہسپتال میں داخل رہے۔ اور ۱۰ جنوری ۱۹۹۳ء کو آپ نے وفات پائی۔ اور جرمنی میں ہی آپ کی تدفین ہوئی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

دعاؤں سے بہت زیادہ کام لیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"یہ بتانا ضروری ہے کہ سب سے زیادہ زور تربیت میں دعا پر دینا چاہیئے یعنی ان بچوں کے لئے ہمیشہ دردمندانہ دعائیں کرنا اور ان بچوں کو دعا سکھانا اور دعا کرنے کی تربیت دینا تاکہ یہ بچپن ہی سے اپنے رب سے ایک ذاتی گہرا تعلق قائم کرلیں اور اس تعلق کے پھل کھانے شروع کر دیں۔ جو بچہ دعا کے ذریعہ اپنے رب کے احسانات کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے وہ بچپن ہی سے ایک ایسی روحانی شخصیت حاصل کر لیتا ہے جس کا مربی ہمیشہ خدا ہوتا ہے اور دن بدن اس کے اندر وہ تقدس پیدا ہو جاتا ہے جو خدا کے سچے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا اور دنیا کی کوئی تعلیم اور کوئی تربیت وہ اندرونی تقدس انسان کو نہیں بخش سکتی جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کے پیار اور اس کی محبت کے نتیجہ میں نصیب ہوتا ہے۔ پس ان بچوں کی تربیت میں دعاؤں سے بہت زیادہ کام لیں۔ خود ان کے لئے دعائیں کریں اور ان کو دعا کرنے والے بچے بنائیں"

(از خطبہ فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام باری سیف

بستی بسنا کھیل نہیں ہے

بیوی اور ایک بچی کے ساتھ اپریل ۱۹۴۹ء میں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے پہنچا۔ اپنے ذوق کے مطابق اس نسبت سے جو دعائیں ضروری تھیں ان کا ورد کرتے ہوئے ربوہ سٹیشن پر اترا اس سے پہلے دسمبر ۱۹۴۷ء میں لاہور رتن باغ کے سامنے میدان میں جو سالانہ جلسہ ہوا اس میں مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کو دیکھا جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے سٹیج کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں بانس کے جنگلہ پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر روئے ۱۹۴۹ء کا جلسہ جیسا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا تقریروں کا نہیں دعاؤں کا جلسہ تھا۔ اس خشوع خضوع انکساری اور الحاح سے دعائیں ہوئیں کہ آنکھیں پرنم ہو ہو جاتیں۔

سٹیشن ایک کچے کمرے پر مشتمل تھا۔ چھوٹا سا کمرہ اور اس کے جانب مغرب سرکنڈے کی چھت کے چھپر بنے ہوئے تھے جس میں سارے مسافر سما نہ سکتے تھے۔ بہت مسافر کھلے میدان میں پڑے تھے۔ کھانا بھی اپنا پکاتے۔ میرے سسرال والے کمالیہ سے ٹرک میں آئے۔ نوکر چنیوٹ جا کر سبزی گوشت لے آتا وہیں کھلے میدان میں پکاتے۔ ہم بھی وہیں آ کر کھانا کھلاتے اور وہیں سو رہتے۔ پانی واٹر ٹینک کے ذریعہ مہمانوں کو مہیا کیا جاتا۔ ہم اپنے برتنوں میں پانی بھر لیتے۔ کھانے کا جماعت کی طرف سے انتظام تھا۔ لیکن سبھی کے لئے مہیا نہ تھا حتی الوسع کھانا بھی مہمانوں کو دیا جاتا۔

یہ تین دن دعاؤں میں گذار کر مہمان گھروں کو رخصت ہوئے۔ بعض مہمان صبح اٹھے تو دیکھا بستر کے نیچے چھوٹا سانپ مرا ہوا ہے۔ بعض کے بستروں کو دیمک چاٹ رہی تھی کہ ربوہ کا میدان شور یعنی کلر سے پر۔ حکومت کے کاغذوں میں ناقابل زراعت اور بنجر تھا۔ پہلا قافلہ جو ربوہ کی آبادی کے لئے آیا دو افراد پر مشتمل تھا۔ جنہوں نے چھولداری لگا کر رات بسر کی۔ پھر دفاتر منتقل ہونا شروع ہوئے تو پینتیس آدمیوں پر مشتمل قافلہ یہاں پہنچا۔ جلسہ کے بعد سرکنڈے کے چھپروں کو مکانوں میں اس طرح تبدیل کیا کہ ستونوں کے درمیان دیواریں بنیں۔ شروع میں دو دکانیں قریشی فضل حق اور قریشی افضل صاحب کی تھیں۔ پھر آہستہ آہستہ کچی اینٹوں کے مکان اس طرح تعمیر ہوئے کہ نہ دیواروں پر لپائی تھی نہ دروازے کھڑکیاں خاکسار تقسیم ملک کے بعد واقفین کو پڑھانے پر مامور تھا۔ فرقان فورس قائم ہوئی تو اس کا ریکروٹنگ افسر مقرر ہوا۔

جماعتوں سے رضا کار مہیا کرنا اور انہیں محاذ پر بھجوانے کا کام میرے سپرد ہوا ان دنوں میں کیمپ کشمیری مہاجرین جو کالا ضلع جہلم میں قائم تھا۔ جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں جو کسمپرسی اور حشر کا سامان دیکھا اس کو آنکھیں تا زیست بھلا نہیں سکتیں۔ کہیں میت کے سرہانے بہنیں، بیوی اور بچے بین کر رہے ہیں۔ کہیں میت کو غسل دیا جا رہا ہے۔ خاکسار نے ان نظاروں سے متاثر ہو کر وہیں سے حضور کی خدمت میں خط لکھا۔ جماعت نے اپنی بے بسی کے باوجود کیمپ میں امداد بھجوائی۔ اسی کیمپ سے اس روز فرقان فورس کے لئے جماعت کے سات آٹھ رضا کار روانہ ہوئے۔

جنگ بندی کے اعلان کے بعد ربوہ ڈیوٹی پر حاضر ہوا۔ چند روز بیوی کی دادی جان، والدہ مولانا محمد شریف صاحب کے گھر ٹھہرے۔ پھر مجھے مکان ملا۔ جس کا نہ دروازہ تھا۔ نہ کھڑکی نہ دیواروں پر لپائی۔ ہم گھر میں بات کرتے تو دوسری طرف سنائی دیتی۔ سلسلہ کی طرف سے دو چارپائیاں۔ ایک لیمپ۔ ایک بالٹی عنایت ہوئی۔ ایک ٹرنک اور ایک ٹوٹا پھوٹا ٹین کا سوٹ کیس۔ یہ گھر کا سامان تھا۔ پانی باہر نلکے سے بھر کر لاتے۔ بیوی بھیڑیے کے ڈر سے بچی کو بازو کے نیچے رکھ کر سوتی کہ اس وقت اس میدان میں بھیڑیے رات کو آتے اور پھرتے دیکھے گئے۔ ایک رات خوب تیز بارش ہوئی اور بوچھاڑ کمروں کی دیواروں تک جاتی تھی۔ ایک چارپائی کے ذریعہ بوچھاڑ سے بچاؤ کیا۔ ایک روز دن کو بہت تیز بارش ہوئی تو مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم پریشان دوڑے آئے کہ میرے مکان میں ایک طرف سے پانی داخل ہو کر دیوار کے نیچے سے دوسری طرف بہہ رہا ہے کہ بنیاد کچی اینٹوں سے زمین پر ہی رکھی گئی تھی۔ لیکن ان دنوں کی اپنی ہی لذت تھی۔ دو اینٹیں کچی رکھ کر ان پر تختی رکھ کر تین چار ڈبے گلیکسو دودھ کے خالی خرید کر ان میں مرچ مصالحہ رکھا۔ کوئی باورچی خانہ نہ تھا۔ ان دنوں صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے مجھے خدام الاحمدیہ کے سلسلہ میں باہر دورہ پر بھجوانا چاہا۔ تو میں نے کہا گھر میں بیوی اور بچی ہے اگر صرف باہر کا دروازہ لگ جائے تو بہت اچھا ہو۔ انکی کوشش سے باہر صحن کو دروازہ لگ گیا اور میں بے فکر ہو کر دورہ پر چلا گیا۔ ابتدائی سالوں میں سے ایک سال مستورات کی قیام گاہ مشتمل تھی (سرکنڈوں کی چھت اور فرش پر پرالی) آگ لگی تو بہنوں کا قیمتی سامان اور کپڑے جل گئے۔ ایک سال قریشی مطیع اللہ صاحب مع فیملی آئے۔ رات کسی مکان کے باہر کی طرف کے برآمدے میں کاٹی ان دنوں کئی بار بچھو بھی گھر سے نکلے ایک دفعہ بیوی کے پاؤں پر بچھو نے ڈس لیا ساری رات بیوی درد سے کراہتیں رہیں۔ ایک روز دیکھا ٹرنک کے نیچے ایک بچھو ہے۔ میں نے سوٹا لے کر اس کے اوپر رکھا تو وہ دم اٹھا کر سوٹے کو اس طرح ڈنک مارتا تھا کہ ٹک ٹک کی آواز آتی تھی۔

رفتہ رفتہ دیواروں پر لپائی ہو گئی چھوٹا سا باورچی خانہ سلسلہ نے ہر گھر میں بنوا دیا۔ کمروں کو دروازہ بھی لگ گیا۔ پھر حضور نے فرمایا خصوصی تعلیم حاصل کرنے والے اساتذہ کو مطالعہ کے لئے ایک ایک کمرہ مزید بنوا دیا جائے۔ پنکھے اور بجلی کے بغیر لیمپ جلا کر ہم مطالعہ کرتے۔ روشنی کے لئے میں نے شیشہ کا ایک لیمپ عزیزم محمد شفیع صاحب اشرف سے خریدا۔ جو جامعہ احمدیہ کے لئے خرید کر لائے تھے۔ جامعۃ المبشرین ربوہ لنگر خانہ کی عمارت میں قائم ہوا تھا۔ تنور پر کر کے سرکنڈوں کے چھپروں کے نیچے لکڑی کے بنچوں پر طلباء بیٹھتے بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ بنچ کی ایک ٹانگ تنور کے خول میں دھنس گئی۔ اور سارے لڑکے گر گئے۔ ایک رات بڑی تیز بارش ہوئی تو کمرے ٹپکنے لگے۔ جلسہ سالانہ کی پانی کی ٹینکیاں وہیں پڑی تھیں۔ عزیزم مولانا دوست محمد صاحب اور کچھ طلباء نے انہیں ٹیڑھا کر کے ان میں رات بسر کی۔

خاکسار نے پھر اپنے مکان میں کچا سا چھپر برآمدہ نما بنایا۔ اس کے ساتھ چند گملے گھاس کے لگائے۔ سفیدی خود مکان میں کر لیتے۔ سرگودھا گیا وہاں سے اڑھائی روپیہ کا گول سا میز نیلامی کے متروکہ سامان میں سے خریدا۔ جو آج تک میرے پاس محفوظ ہے۔ ایاز کی گدڑی کی طرح اسے محفوظ رکھا ہوا ہے۔

پھر آہستہ آہستہ پختہ کوارٹر تعمیر ہوئے تو کوارٹر ملا۔ اس کی اتنی خوشی ہوئی کہ گویا کوٹھی الاٹ ہو گئی ہے۔

ایک روز بیوی نے کہا مکان کے لئے کوئی زمین خرید لی ہوتی۔ میں نے جواب دیا واقف زندگی سے شادی کرنا اور مکان کی خواہش؟ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا ایک روز دس مرلہ زمین پونے پانچ سو میں ½۱۲ روپے ماہوار قسط پر خرید لی۔ پھر قرض لے کر مکان تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تو قربان جاؤں اپنے مولا کے دو کمرے۔ برآمدہ۔ باورچی خانہ تعمیر کر لیا۔ اس مکان میں منتقل ہوا تو تحریری طور پر کوارٹر کے لئے سلسلہ کا شکریہ ادا کیا۔ کچے کوارٹر میں خاکسار نے سردیوں میں گل داؤدی کے پودے لگائے۔ نومبر دسمبر میں وہ پھول دینے لگے تو میں نے ایک روز اپنی لاعلمی کی وجہ سے انہیں ولائتی کھاد زیادہ ڈال دی جس سے پودے ہی جل گئے۔

اپنا مکان بنایا تو اس میں فیصل آباد سے امرود اور مالٹے کے پودے لا کر لگائے۔ امرود کا پھل اتنا خوبصورت اور شیریں تھا کہ ایک روز میں نے گھر سے السی کے سرخ پھول اور ڈیزی کے سفید پھول ٹوکری میں اوپر رکھے۔ درمیان میں وہ امرود رکھ کر پیارے آقا کی خدمت میں یہ لکھ کر بھجوائے۔

پیارے آقا! اس سرزمین کا پھل و پھول جسے آپ کے قدموں نے بار آور فرمایا۔

؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

سیدہ حضرت ام متین فرماتی ہیں کہ میں نے وہ خوبصورت ٹوکری اسی طرح بھجوا دی کہ وہ بہت خوبصورت سجی تھی۔ حضور کی خدمت میں امرود کاٹ کر پیش کیا۔ تو آپ نے اور قاش کے لئے ارشاد فرمایا۔

ربوہ میں سانپوں کی بھی بہتات تھی سیلاب کے بعد یہ کچھ زیادہ ہو جاتے کہ پانی میں بہہ کر آ جاتے۔ ایک روز فیکٹری ایریا میں رات کے وقت ایک مکان سے ایک

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین [illegible]ملکی حالات، واقعات، شخصیات ۔۔۔۔ نون سین

نگران وزیر اعظم

نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ ان کی حکومت سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق عمل کرے گی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ دیا کہ قومی اسمبلی بحال ہونی چاہئے اور اسی طرح سابق وزیر اعظم نواز شریف کو دوبارہ اپنے عہدہ پر آنا جانا چاہیئے۔ تو اس میں کسی قسم کی کوئی روک پیدا نہیں ہونے دی جائے گی۔ میر بلخ شیر مزاری اخباروں کے مدیران سے غیر رسمی بات کر رہے تھے۔ موقع ایک عشائیے کا تھا۔ اس موقعہ پر انہوں نے اپنی حکومت کی ترجیحات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ۱۴ر جولائی کو آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کروانا ان کا پہلا فریضہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کی یہ کوشش ہوگی کہ انتخابات اس طریق پر کروائے جائیں کہ سب کو یہ بات نظر آئے کہ وہ آزادانہ ہیں اور منصفانہ۔ اس میں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہوگی۔ اور یہ بات بھی انہوں نے اصرار کے ساتھ کہی کہ انتخابات عین اسی وقت ہی کروائے جائینگے جس کا اعلان کیا گیا ہے

اپنی حکومت کی پالیسیوں کے سلسلے میں انہوں نے کہا کہ ہم اس بات کو سراہیں گے کہ ہم پر مثبت اور تعمیری تنقید کی جائے۔ مدیران جرائد سے انہوں نے کہا کہ آپ لوگ عوام الناس کے کان اور ان کی آنکھیں ہیں اور میں آپ سے یہ ساری باتیں سننی چاہتا ہوں۔ اخباروں میں کام کرنے والے کارکنوں کو انہوں نے کہا کہ صحافت بالکل معیاری ہونی چاہیئے جسے زرد صحافت کہا جاتا ہے۔ اس کی یہاں ہرگز کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیئے جذبات مشتعل کرنے والی اور لوگوں کے متعلق سکینڈل پیش کرنے والی صحافت کسی طرح بھی معیاری نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ ہر وہ بات جو قوم کے مفاد میں ہوگی۔ اس کے متعلق وہ صحافیوں کی آراء سننے کے لئے وہ ہمیشہ تیار رہیں گے۔ انہوں نے از خود ہی مدیران کو ملاقات کے لئے بلایا تھا۔ اور کہا کہ میں ملنا تو اس سے بہت پہلے چاہتا تھا۔ لیکن بعض وجوہات کی بنا پر اور بعض مصروفیات کے پیش نظر پہلے ایسا نہ کر سکا۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگ نہایت خلوص کے ساتھ عوام الناس کے جذبات پیش کر رہے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ ہم دونوں آپ کی بات کو نہایت توجہ کے ساتھ سنتے ہیں اور اس میں سے ہر وہ چیز جس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

انہوں نے پریس سے یہ بھی کہا کہ وہ بار بار یہ بات کہہ چکے ہیں کہ انتخابات منصفانہ ہوں گے اور غیر جانبدارانہ اور آپ دیکھیں گے کہ ایسا ہی ہوگا۔ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر کا بھی ذکر کیا کہ ان سے ملاقات کی گئی ہے اور انہیں ساری بات سمجھا دی گئی ہے کہ وہ ہر قسم کے ضروری اقدامات کریں تاکہ انتخابات منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہوں۔

ایک چھوٹی سی بات

مکرمہ رسول بیگم صاحبہ مبارک آباد سندھ سے لکھتی ہیں

امید واثق ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ پہلی مرتبہ ایک چھوٹی سی بات لئے آپ کے ہاں حاضر ہو رہی ہوں امید ہے اگر اشاعت کے قابل ہوئی تو ضرور شائع کریں گے۔

۱۹۵۳ء میں ہم الفضل کے خریدار بنے اور خدا کے فضل سے باقاعدہ آتا رہا۔ پھر ۱۹۷۷ء میں میرے میاں مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اور میں اپنی تنگ دستی کی وجہ سے چندہ ادا نہ کر سکی اور اخبار بند کر دیا گیا۔ کچھ سال میں نے ادھر ادھر سے اخبار لے کر پڑھا لیکن اپنے اخبار کا مزا ہی کچھ اور تھا۔ اور اتنے میں چندہ اور بھی بڑھ گیا۔ میرا دل بہت بھر آیا۔ میں نے خدا کے حضور دعا کی کہ اے خدا تو ہی میری مدد کر۔ پھر لجنہ کی ممبرات نے آپس میں مشورہ کر کے فی ممبر ایک روپیہ جمع کر کے اخبار لگوایا۔ اور خدا کے فضل سے ۸۰ء سے ۸۸ء تک اخبار جاری رہا۔ پھر چندہ اور بھی بڑھ گیا۔ پھر میں خدا کے حضور سجدہ ریز ہو گئی کہ اے خدا تو ہی کوئی ذریعہ بنا۔ میں تو اخبار کی عادی ہو گئی ہوں اے خدا جتنی میری زندگی ہے کم از کم اس میں میرے گھر کا اخبار بند نہ ہو۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی سال میری ایک دوست مکرمہ امۃ النصیر اہلیہ ڈاکٹر منان صاحب جو کہ امریکہ میں مقیم تھیں انہوں نے مجھے اچانک پیسے بھیجے جس سے گذشتہ ۴ سال سے میرا اخبار جاری ہے۔ آپ بھی دعا کریں کہ خدا کرے کہ یہ اخبار جاری رہے۔ اور خدا تعالیٰ مجھے اسے پڑھنے پڑھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

زراعت کالم

کپاس کی کاشت

کپاس ایک ایسی فصل ہے جو کہ نہ صرف زمینداروں کے لئے انتہائی نفع بخش ہے بلکہ ملک کے زرمبادلہ کمانے کا ایک انتہائی اہم ذریعہ ہے اس کے علاوہ کپاس کے بنولہ سے بناسپتی گھی کی تیاری میں عمدہ قسم کا تیل ملتا ہے اور اس کی کھل دودھ دینے والے جانوروں کے دودھ بڑھانے میں ممد ہوتی ہے۔ اس لئے کپاس کی پیداوار بڑھانا ایک قومی فریضہ کی حیثیت رکھتا ہے

کپاس کی فی ایکڑ پیداوار زیادہ حاصل کرنے کے لئے جہاں اچھی قسم کا بیج مناسب کھادوں کا استعمال، پانی کا مناسب وقت پر اور مقدار میں دینا۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی اور کیڑے مکوڑوں کی روک تھام از حد ضروری ہے وہاں صحیح وقت پر فصل کاشت کرنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ پودے کی بڑھوتری کے لئے پورا وقت مل سکے۔ اور اس کی بڑھوتری صحیح طریقے سے ہو سکے

آب و ہوا اور زمین کی ساخت کے مطابق پنجاب کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کپاس کی بجائی کے لئے ہر حصے کا وقت مختلف آتا ہے۔ جن علاقوں میں بارش کا سلسلہ جلدی شروع ہو جاتا ہے یا ریتلے علاقوں میں جہاں ریت کے جھکڑ چلنے سے کپاس کے چھوٹی عمر کے پودوں کے مرجانے کا خطرہ ہوتا ہے ان علاقوں میں کپاس جلدی کاشت کرنے کی سفارش کی جاتی ہے جن علاقوں میں بارش کم اور دیر سے شروع ہوتی ہے وہاں کپاس کی فصل کی پچھیتی کاشت زیادہ بہتر خیال کی جاتی ہے کپاس کی کاشت پر کیے گئے تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی کاشت کا وقت مختلف علاقوں میں مختلف ہوتا ہے جو کہ درج ذیل ہے

راولپنڈی۔ جہلم اٹک۔ چکوال	آخر مارچ سے اپریل تک۔
گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ نارووال	اپریل کا دوسرا پندرواڑہ۔
گجرات	دیسی کے لئے اپریل کا دوسرا پندرواڑہ۔ امریکی قسم کے لئے مئی کا پہلا پندرواڑہ۔
لاہور۔ قصور شیخوپورہ	دیسی۔ اپریل کا دوسرا پندرواڑہ۔ امریکن کے لئے مئی کا پہلا پندرواڑہ۔
اوکاڑہ	مئی کا سارا مہینہ۔
سرگودھا	مئی کا پہلا پندرواڑہ۔
خوشاب۔ بھکر۔ میانوالی	وسط مارچ سے شروع اپریل۔
فیصل آباد۔ جھنگ۔ ٹوبہ	مئی کا سارا مہینہ۔
ساہیوال۔ پاک پتن	مئی کا سارا مہینہ۔
ملتان۔ خانیوال وہاڑی۔ لودھراں	وسط مئی سے وسط جون تک۔
ڈی جی خان۔ مظفر گڑھ۔ لیہ	مئی کے تیسرے ہفتے سے جون کے تیسرے ہفتے تک
بہاول پور	وسط مئی سے جون کا پہلا ہفتہ
رحیم یار خاں	مئی کا دوسرا ہفتہ سے جون کے تیسرے ہفتے تک۔
بہاولنگر	دیسی اپریل کا مہینہ امریکن۔ وسط مئی سے جون کا پہلا ہفتہ۔

کپاس کا وائرس

کپاس کا وائرس ایک خطرناک بیماری ہے جس سے پچھلے سال کپاس کا تقریباً ۳ لاکھ ایکڑ رقبہ متأثر ہوا اور پاکستان لیول پر کپاس کی پیداوار انتہائی کم ہوئی حتیٰ کہ جہاں پہلے پاکستان کپاس برآمد کرتا تھا اس سال کپاس درآمد کرنے کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ کپاس کے علاوہ بعض دیگر فصلوں پر بھی اس کا حملہ ہوا مثلاً بھنڈی توری

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان
۱۲- مئی ۱۹۹۳ء

ڈان کے ۱۲ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایم حنیف گودل لندن سے کہتے ہیں:

گذشتہ ہفتے میں انسانی ہمدردی کے کانوائے کے ساتھ جو خوراک لے کر بوسنیا ہرزے گووینا گیا۔ ہم نے بعض ایسی دردناک شہادتیں دیکھیں جہاں ظلم کے لئے باقاعدہ سکیم بنا کر کام کیا گیا تھا اور معصوم مسلمان شہریوں کا قتل عام ہوا تھا۔ اگرچہ ہم بوسنیا میں صرف ۹۰ کلومیٹر اندر جاسکے اور یہ وہ مقام ہے جسے موسٹر (MOSTAR) کہتے ہیں۔ جو اب کروشین آرمی کے قبضے میں ہے وہاں بھی انسان دیکھ سکتا ہے کہ کس طرح منصوبے بنا کر تمام آبادی کو تباہ کیا گیا ہے۔ جب ہم موسٹر جارہے تھے۔ تو ہم نے دیکھا کہ مسلمانوں کے گاؤں کے گاؤں جن میں مساجد بھی شامل تھیں کلی طور پر جلا کر خاکستر کر دیئے گئے تھے۔ مسلمانوں کے ہر مکان پر ایچ۔ وی۔ او لکھا ہوا تھا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اب یہ کروشین فوج کا ہے۔ جو مظالم وہاں روا رکھے گئے ہیں وہ انسانیت اور اخلاق کی حدود کو بہت پھلانگ جاتے ہیں اس کے باوجود ساری مہذب دنیا ان معاملات کی طرف صرف دیکھ رہی ہے۔ مکانوں کی اکثریت ایسی ہے۔ جن میں نہ پانی ہے نہ بجلی۔ ہسپتالوں میں دوائیں مفقود ہیں اور مہاجر کیمپوں میں خوراک نہیں ملتی۔ مسلمانوں کے تمام شہر کروشین آرمی یا سرب آرمی نے کئی مہینوں سے محاصرے میں لے رکھے ہیں اور یہ لوگ وہاں انسانی ہمدردی کے ناطے سے امداد بھی (خوراک) نہیں پہنچنے دیتے۔ اس طرح وہ انکی بنیادی انسانی ضرورتوں سے بھی انہیں محروم رکھے ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود تمام متمدن دنیا دیکھ رہی ہے۔ گفت و شنید کر رہی ہے اور اب تک آپس میں مشورے کر رہی ہے اور اس سلسلے میں کوئی قدم نہیں اٹھا رہی۔ اتنا بھی نہیں کہ ان لوگوں کو بنیادی ضرورتیں ہی مہیا کی جاسکیں۔ ایسا لگتا ہے کہ انسانیت دم توڑ چکی ہے اور وہ لوگ جو ان حالات کو دیکھ رہے ہیں ان مظالم میں ظلم کرنے والوں کے شریک کار ٹھہرائے جاسکتے ہیں کوئی مذہب ایسا نہیں جو یہ تعلیم دے کہ اس قسم کی تکالیف کو جو وہاں معصوم مسلمانوں کو پہنچائی جارہی ہیں۔ عمل میں لایا جائے۔ سیاست دانوں کو چاہئے کہ وہ ان مظالم کا مطالعہ کریں جو بوسنیا کے مسلمان شہریوں پر روا رکھے جارہے ہیں۔ سیاست دانوں کو چاہئے کہ وہ وقت نکال کر ان چیزوں کو خود دیکھیں جنہیں ہم نے دیکھا ہے۔ مذہب کے ناطے چاہے ہم کسی مذہب کے پیروکار ہوں اور انسانیت اور اخلاقیات کے ناطے چاہے ہم کسی کی تقلید کرتے ہوں ہم اپیل کرتے ہیں کہ سارا میڈیا اپنے اخلاقی فرائض کو ادا کرے اور ہمارے ان الفاظ کو دوسرے لوگوں تک پہنچائے۔ آپ کی مدد کی ضرورت ہے اور وہ بھی اب۔ اور ابھی۔ مسٹر گودل نے یہ خط لندن ۲۱/۷ یوکے سے لکھا ہے۔

آپ کا خط ملا

مکرم میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد صاحب لکھتے ہیں:

محترم مدیر صاحب آپ پر سلامتی ہو۔ الفضل ۳ مئی خطوط کے کالم میں مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے امریکہ سے قادیان کی کچھ یادوں کا تذکرہ کیا ہے۔ سو عرض ہے کہ:۔

محترم چوہدری غلام حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز مکرم پروفیسر عبدالسلام صاحب کے تایا تھے (اور سسر بھی)۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

بقیہ: صفحہ ۴

اچھا خاصا بڑا سانپ نکلا۔ دیوار کے ساتھ لکڑی کی چوکی کے نیچے وہ سانپ تھا جہاں سوٹے وغیرہ سے مارنا ناممکن تھا۔ میرے پاس بندوق تھی دوست آئے کہ یہ ماجرا ہے۔ میں نے بندوق میں کارتوس بھرا اور جا کر جائزہ لیا تو اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ دونوں گھروں کے درمیان ساڑھے چار انچ کی پختہ دیوار پر چڑھ کر ۹۰ درجے کا زاویہ بنا کر سانپ پر فائر کروں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ زخمی سانپ باہر نکلا تو پھر احباب نے ڈنڈوں سے اس کو مار دیا۔

چند سال پہلے کی بات ہے کہ فضل عمر ہسپتال میں اپنے مکان کے اردگرد صفائی شروع کروائی۔ جنگلی کیکروں کے جھنڈ میں اینٹوں روڑوں کے ڈھیروں کے نیچے ہر روز ایک دو سانپ مالی مار کر وہیں گڑھوں میں دباتے رہے۔ شروع شروع میں پانی پینے کو نہ ملتا تھا اس لئے درختوں کے لگانے کا سوال ہی نہ تھا۔ سارے ربوہ کے میدان میں ایک آدھ ہی جنگلی کیکر کا درخت تھا جس کا کانٹا لوہے کی مانند سخت اور تکلیف دہ ہوتا۔ اس لئے صدر ایوب صاحب نے یہاں سے گذرتے وقت چٹیل میدان پر نظر ڈالی تو فرمایا کوئی درخت وغیرہ لگائے ہوتے۔

مارچ ۱۹۶۰ء میں مشہور صحافی دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر ریاست دہلی جن کے بارہ میں کہا جاتا ہے ان کے ہاتھ میں لوہے کا قلم تھا کہ راجوں مہاراجوں کی وہ خبر لیتے تھے۔ ربوہ آئے تو جامعہ میں انہوں نے الجمعیۃ العلمیہ کے تحت عزیز طلباء سے خطاب فرمایا۔ واپسی پر انہوں نے اس زیارت کے بارہ میں ایک نوٹ لکھا جس میں لکھا۔

میری خواہش تھی کہ اگر کبھی میں پاکستان جاؤں تو اس نئی آبادی ربوہ کو بھی دیکھوں جہاں کہ یہ لوگ قادیان سے تباہ ہو کر مہاجر آباد ہوئے۔۔۔۔ یہ لوگ محبت اور اخلاص کے مجسمے۔ مختلف باتیں ہوتی رہیں تو میں نے ان سے مذاقاً کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی جماعت کے لوگوں نے میرے خلاف ایک سازش کر رکھی ہے کہ آپ مجھے بغیر احمدیت کا کلمہ پڑھائے واپس دہلی نہ جانے دیں گے۔ کیونکہ لاہور اور کراچی میں احمدیت اور محبت اور اخلاص کا شکار رہا اور اب یہاں بھی یہی کیفیت ہے۔

جامعہ کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں۔

سب سے پہلے (دعوت الی اللہ) کے کالج کے ہال میں پہنچے۔ مائیکروفون پر میرا تعارف کرایا گیا جس کے لئے میں نے شکریہ ادا کیا۔ اس کالج میں غیر ممالک میں بھیجنے کے لئے (مربی) تیار کئے جاتے ہیں۔ اور طلباء میں کئی غیر ممالک مثلاً افریقہ اور جرمنی کے نوجوان بھی ہیں۔ جو بے تکلف اردو بول سکتے ہیں۔ ان طلباء نے مختلف قسم کے سوال شروع کر دیئے ہندوستان میں مسلمانوں کی کیا حالت ہے؟ ہندوستان میں اردو زبان کا مستقبل کیا ہے؟

ربوہ کی ترقی اور رونق کے نظارے کرنے والوں کے لئے یہ حالات اس لئے قلمبند کئے ہیں تا ربوہ کی ابتدائی زندگی پر بھی نظر ڈالی جائے اور اس ہستی کے لئے دعائیں کی جائیں جنہوں نے کچے مکانوں میں اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ لیل و نہار بسر کئے۔ ابتداء میں ایک چھاؤنی کی عمارتوں میں مستعمل بلیوں سے سر چھپانے کو جگہ مہیا کی دور سے سرکنڈوں کے ٹرک چھتوں پر ڈالنے کے لئے لائے۔ ابتدائی قافلہ کو بیس ہزار کی رقم دیکر دفاتر کی تعمیر کے لئے بھجوایا۔ جب آپ نے یہ اعلان کیا کہ اس چٹیل میدان میں شہر تعمیر کیا جائے گا۔ تو بعض نے کہا ان کے پاس کون سا الٰہ دین کا چراغ ہے۔ لٹے پٹے لوگوں میں سکت کہاں سے آئے گی۔ کون یہاں آئے گا؟ یہ سب باتیں اور لوگوں کے اس شہر کی آبادی پر تبصرے محفوظ ہیں۔ اور دیکھنے والی آنکھیں دیکھ سکتی ہیں کہ بستی بس گئی۔ بے شک یہ مشکل کام تھا۔ بستیاں بستے بستے بستی ہیں۔ لیکن دیکھتی آنکھوں نے اسے بستے دیکھ لیا۔ وہ پرانے دن ابتدائی ایام کی یاد خوشگوار لمحات ہیں جن کی یاد بہت دلچسپ اور سبق آموز ہے کسی نے کہا تھا۔

؎ کریں گے اہل نظر تازہ بستیاں آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 28889 و MRS WARI WIDOW OF NATASOKA پیشہ خانہ داری عمر 76 سال بیعت 1954ء ساکن جابہ انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 91-2-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر -/RP300.000 (2) نقد -/RP350.000 (3) زمین برقبہ 150 مربع میٹر مالیتی -/RP1.500.000 (4) طلائی زیورات مالیتی -/RP50.000 اس وقت مجھے مبلغ -/10.000 روپے ماہوار آمد بصورت از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ WARI جابہ انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر1۔ MANI پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر2۔ WASTRE جابہ انڈونیشیا۔

مسل نمبر 28890 و MRS. UMI NARYATI WIFE OF ADING S JAPIUDIN پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت 1963ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1991-8-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) چھ عدد رنگ مع BRACELET مالیتی -/535.000 RP (2) طلائی نیکلس مع لاکٹ مالیتی -/RP250.000 (3) دو عدد بالیاں مالیتی -/RP60.000 (4) طلائی بالیاں مالیتی -/200.000 RP (5) طلائی زیورات وزنی 20 گرام مالیتی -/RP400.000 (6) حق مہر -/RP200.000 اس وقت مجھے مبلغ -/150,000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ UMI NARYATI جابر انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر1 ADING S JAHIUDIN خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر2۔ RD RIDHOAN جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر 28892 میں محمد شفیع زبیر ولد جان محمد صاحب قوم اعوان پیشہ تجارت عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 92-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1497 مارک ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد شفیع زبیر گواہ شد نمبر1۔ نذیر احمد ولد چوہدری حسین بخش صاحب جرمنی۔ گواہ شد نمبر2۔ محمد امین ولد محمد حنیف جرمنی۔

مسل نمبر 28893 میں منصورہ صدیقہ خان بنت محمد یعقوب خان پیشہ طالب علم عمر 19 سال 5 ماہ 11 دن بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 91-4-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/50 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ منصورہ صدیقہ خان بنت محمد یعقوب خان کینیڈا۔ گواہ شد نمبر1۔ عزیز اللہ ولد محمد عطاء ربی کینیڈا۔ گواہ شد نمبر2۔ سارہ سعید وصیت نمبر 11351۔ گواہ شد نمبر3۔ MRS PARVEEN وصیت نمبر 19047۔

مسل نمبر 28894 میں عطیہ ناصرہ خان بنت محمد یعقوب خان پیشہ طالب علم عمر 23 سال 7 ماہ 1 دن بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 91-3-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ عطیہ ناصرہ خان بنت محمد یعقوب خان کینیڈا۔ گواہ شد نمبر1۔ عزیز اللہ ولد عطاء ربی صاحب کینیڈا۔ گواہ شد نمبر2۔ مسز پروین یعقوب خان وصیت نمبر 19047۔ گواہ شد نمبر3۔ سارہ سعید وصیت نمبر 11301۔

بقیہ: صٰ 5

سن، تمباکو، ٹماٹر، بینگن وغیرہ بھی اس سے متاثر ہوئیں۔

اس وائرس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیلانے کا ذریعہ سفید مکھی ہے۔ اس لئے اس سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ سفید مکھی کی تلفی کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ اور اس کے علاوہ کپاس کی فصل کو باغوں اور سبزیوں کی فصلوں سے دور کاشت کیا جائے۔

پچھلے سال یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کپاس کی بعض قسموں میں اس بیماری کے خلاف زیادہ قوتِ مدافعت پائی گئی ہے جن میں 682، 93، نیاب 70 وغیرہ شامل ہیں۔ اور ان قسموں سے دوسری قسموں کے مقابلہ میں وائرس سے متاثر علاقوں میں بہتر پیداوار حاصل ہوئی ہے۔ اس لئے کاشت کار زمیندار بھائیوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کپاس کی قسم 682 کی کاشت پر زیادہ توجہ دیں۔ کیونکہ یہ قسم نسبتاً اس بیماری کے خلاف زیادہ قوتِ مدافعت رکھتی ہے۔

ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو۔ اور صبر اور حلم سے کام لو۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۰ مئی۔ رات کو خاصی ٹھنڈ ہوتی ہے۔ دن کو گرمی کی دوبارہ شدت شروع نہیں ہوئی۔

○ سپریم کورٹ نے صوبوں کو فریق بنائے جانے کے بارے میں درخواست مسترد کر دی ہے۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ دلائل مکمل ہونے کے بعد صوبوں کو اگر وہ چاہیں تو آئینی پہلوؤں پر اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی اجازت ہو گی۔ پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ پنجاب اسمبلی بحال ہی ہیں پر امن سیاسی تبدیلی آئی ہے قومی اسمبلی بحال ہونے پر ورکنگ ریلیشن شپ ممکن نہیں رہے گی۔

○ سپریم کورٹ نے سابق وزیر اعظم کی درخواست پر بند کمرے میں سماعت کی ایک گھنٹے تک بند کمرے میں سماعت جاری رہی جس کے دوران وزیر خارجہ اور سیکرٹری خارجہ نے خارجہ پالیسی کے بارے میں بعض حساس دستاویزات پیش کیں۔ اٹارنی جنرل نے کہا تھا کہ بیرون ملک سفارت خانوں کی طرف سے بڑا حساس مواد بھجوایا گیا مگر سابق وزیر اعظم نے اس کی طرف غور نہیں کیا۔ مسٹر نواز شریف کے وکیل مسٹر یحییٰ بختیار نے بند کمرے میں سماعت کی مخالفت کی اب سماعت ہفتہ کے روز ہو گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عدالتوں کو اپنی پسند پر اسمبلی بحال کرنے یا نہ کرنے کا اختیار نہیں ہونا چاہیئے انہوں نے لاہور آمد پر کہا کہ اسمبلیوں کے مستقبل کے فیصلہ کا اختیار عوام کو ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ میں جنرل اسلم بیگ نہیں ہوں عدالتوں کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گی۔ ۱۴ جولائی کے انتخابات میں ہم فتح چھین لیں گے۔ بوگس صوبائی اسمبلیوں کی موجودگی میں قومی اسمبلی کے انتخابات ہوئے تو نئی قائم ہونے والی حکومت صوبائی اسمبلیوں کے ہاتھوں یرغمال بن جائے گی۔

○ روس نے بوسنیا کے لئے چار نکاتی امن منصوبہ پیش کر دیا ہے۔ منصوبہ میں بوسنیا اور سربیا سرحد کو بند کرنے اور سربوں کے خلاف اقوام متحدہ کی پابندیوں پر عمل درآمد کے لئے کہا گیا ہے۔

○ امریکہ نے تبت اور ایٹمی ہتھیاروں کے مسئلے پر چین کو دھمکانا شروع کر دیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے ۱۰ کشمیریوں کو ہلاک کر دیا۔ جبکہ حریت پسندوں نے ۴ بھارتی فوجیوں سمیت ۵ ہندوؤں کو ہلاک کر دیا۔ سری نگر میں طلباء و طالبات کے احتجاجی مظاہرے پر بھارتی فوج کے لاٹھی چارج سے ۱۵ افراد زخمی ہو گئے۔

○ بنگلہ دیش میں بارش کا تیس سالہ ریکارڈ ٹوٹ گیا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں منظور وٹو پر ۱۵۷ اراکین نے اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ کوئی لالچ دباؤ یا رغبت ہمیں وفاداریاں تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

○ قومی اسمبلی کے انتخابی شیڈول کا اعلان ۲۹ مئی کو کیا جائے گا۔

○ موسم میں خوشگوار تبدیلی کے ساتھ ہی واپڈا نے لوڈ شیڈنگ کا وقت کم کر دیا ہے۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ تاج محمد جمالی کے خلاف تحریک عدم اعتماد داخل کر دی گئی ہے۔ اس پر اتوار کو رائے شماری ہو گی۔ تاج محمد جمالی نے کہا کہ تحریک عدم اعتماد سے کوئی فرق نہیں پڑے گا مجھے اب بھی اکثریت حاصل ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سپیکر جانبدار ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو تعزیت کے لئے مشہور شاعر حبیب جالب کے گھر تشریف لے گئیں۔

○ نگران وزیر اعظم وی آئی پی طیارہ پی آئی اے کو واپس کر رہے ہیں۔ اس طیارے کی سابق وزیر اعظم کے سفر پر بہت تنقید ہوئی تھی۔

○ افغانستان کے دارالحکومت کابل میں لڑائی کا سلسلہ جاری ہے۔ تازہ لڑائی میں ۲۰ افراد ہلاک ہو گئے بی بی سی نے بتایا ہے کہ گذشتہ روز شہر پر ۸۰ راکٹ گرے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے لاہور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر سندھ میں دھاندلی کا منصوبہ بنا ہے تو پھر پنجاب سرحد اور بلوچستان میں بھی تیار ہو گا۔ یہ ۱۹۹۰ء نہیں ہے یہ ۱۹۹۳ء ہے کوئی دھاندلی کرنا چاہتا ہے تو کوشش کر کے دیکھ لے خاموش نہیں بیٹھیں گے میدان میں مقابلہ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی اسمبلیوں کا خاتمہ ہمارا ہی نہیں بلخ شیر مزاری کا بھی وعدہ ہے۔ انہوں نے اسے پورا نہ کیا تو دنیا ان کے کسی وعدے پر اعتبار نہیں کرے گی۔ حامد ناصر چٹھہ نے بھی ہم سے صوبائی اسمبلیاں توڑنے کا وعدہ کیا تھا۔

ضرورت

ایک کاریگر کی ضرورت ہے جو واشنگ مشین، روم کولر اور پنکھے مرمت کا کام جانتا ہو۔ تنخواہ کام کے مطابق ہو گی۔

بھائی بھائی ٹریڈرز

بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کیلئے

قیمت -/۱۳۵۰۰ ڈش ۱۲ بمع مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن

۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور

فون: ۳۵۵۴۲۲ - ۷۲۲۶۵۰۸

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے

عثمان الیکٹرونکس

۱۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں

فون نیا: ۷۲۲۳۲۰۴ ، ۷۲۳۱۶۸۰ ، ۷۲۳۱۶۸۱
فون پرانا: ۲۲۳۲۰۴ ، ۲۲۳۱۶۸۰ ، ۲۲۳۱۶۸۱

کیا آپ کو

پیٹ درد، قبض، اسہال، پیچش، گیس، بد ہضمی، معدہ کی سوزش اور السر وغیرہ میں دواؤں کے استعمال سے فائدہ نہیں ہو رہا؟

تو

ڈائی جسٹ کیوریٹو سمیل

DIGEST CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے آرام آسکتا ہے
ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔
میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی شیشی ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔
مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ۔
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
پیشکش:۔ کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل
گول بازار ربوہ
فون آفس 771، کلینک 606، رہائش 607

پتہ

حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام -/۱۶
۶۰ گرام -/۴۸

اکسیر اولاد نرینہ
(کورس)
-/۱۵۰ روپے

زد جام عشق
خاص
-/۴۸۰ روپے

روشن کاجل
-/۵ روپے

تریاق معدہ
-/۱۰ روپے
-/۲۰ روپے

NASIR ناصر

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون: ۶۳۴ فیکس: ۵۳۴ - ۴۵۲۴